Prof.(Dr). S. K. Jabeen

Head of Dept ,Urdu

Rohtas Mahila College,   Sasaram

Topic: Mir ki Ghazal

[B. A.,   Part-I,]

Scanned with CamScanner

12.7.20

R.M.C. Sab
Dr. S.K. Jabeen.
B.A. I Urdu

میر تقی میر کی غزل

ہر زخم جگر داور محشر سے ہمارا — انصاف طلب ہے تری بیداد گری کا

مذکورہ شعر میں تمام شعرائے ہمعصر سخن میر تقی میر فرماتے ہیں کہ میرے دل و جگر میں ہر ایک قسم کے زخم جو پنہاں ہیں اس پریشانیوں کو برداشت کرتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرے اوپر محشر برپا ہے۔ اور پھر میں انصاف کا خواہاں شکار رہا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ میر کی غزلوں میں درد و غم کی جو داستان فراوانی سے بیان کردہ تجربات ~~[illegible]~~ ان کی شخصیت کی بھٹی میں تپ کر کندن بن گئے ہیں اور ان کی غزلوں میں درد و غم کی جو داستان فراوانی سے بیان کی گئی ہے۔ وہ بذات خود میرے ذاتی تجربے کا نتیجہ۔ یہ تجربہ غیر دل و جگر کے خون کے حاصل نہیں ہو سکتے اور اردو ادب کی تاریخ شاہد ہے کہ میر قدم قدم پر اس ~~[illegible]~~ امتحان سے گزرے ہیں۔ ان کی طبیعت انتہائی لطیف تھی اور ان کا احساس انتہا نازک تھا کہ کسی کی میٹھی جب بھی سامنے آتی تھی۔ ان کی بلند و بالا شخصیت انہیں حقارتوں کے ساتھ گزر جانے کی ترغیب دیتی تھی۔ لیکن کبھی کبھی ~~حالات~~ حالات انہیں مصالحت پر مجبور کر دیتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ وہ کہتے ہیں

کوفت سے جان لب پہ آئی ہے
ہم نے کیا چوٹ دل پہ کھائی ہے

اس طرح زندگی کے پیچ و تاب سے گزرتے اور طرح طرح کی صعوبتیں سہتے چلے جانے کی وجہ ہے۔ میر کے کلام میں سماجی شعور کی جھلک ملتی ہے

Scanned with CamScanner

ان کا خیال تھا کہ سب کچھ بننا تو آسان ہے۔ لیکن حقیقی انسان بننا بہت ہی مشکل اور نہایت ہی دشوار ترین امر ہے۔ جیسا کہ ان کے مذکورہ بالا شعر سے ظاہر ہے۔

اپنی تو جہاں آنکھ لڑی پھر وہیں دیکھو
آئینے کو لپکا ہے پریشاں نظری کا

مذکورہ بالا شعر میں میر تقی میر اپنی زندگی کے پریشانیوں اور مصیبتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے گویا ہوتے ہیں کہ میں نے امید بھری نظروں سے جہاں کہیں بھی نگاہ التفات ڈالتا ہوں اور کس طرح سے کہیں بھی مصائب و آلام جو کہ زندگی کے ساتھ جڑ گیا ہے۔ اور ایسے حالات میں جب آئینہ کی طرف نگاہ پڑ گئی ہے تو میری آنکھوں سے پریشان کا ہی سامنا ہو جاتا ہے۔ اور ایسے حالات میں جب آئینہ کی طرف نگاہ پڑتا ہے تو میری آنکھوں سے پریشانیاں مصائب و آلام ہی نظر ہوتے ہیں۔ دراصل میر نے اپنی غزلوں میں واردات عشق کی طرح طرح سے عکاسی کی ہے۔ اور اس کو ہر پہلو سے بیان کیا ہے۔ مگر ان کا معیار عشق بہت بلند ہے۔ ان کو کائنات کے ہر ذرہ میں خدا کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اسی لئے ان کو اس دنیا کا ہر انسان عزیز ہے۔ انہوں نے عشق کے ساتھ عقل کو بھی اہمیت دیا ہے۔ ان کی غزلوں میں مجازی محبت کے ساتھ ساتھ حقیقی محبت کے پیش نظر آتے ہیں۔

صد موسم گل ہم کو تہ بال ہی گذرے
مقدور نہ دیکھا کبھو بے بال و پری کا

Scanned with CamScanner